دار الافتاء
نمبر ۲۱۵۲

تاریخ روانگی
۲۳ جنوری ۲۰۲۰ء

محترم جناب مفتیان دار العلوم کراچی

السلام علیکم!

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں
مفتی صاحب۔ زید سات مہینے کیلئے بیرون ملک
تبلیغ میں جا رہے ہے لیکن زید کے جانے سے اُن کے گھر
والوں کے واجب نفقہ پر اثر پڑھتا ہے تو زید کو ایک
مفتی صاحب نے کہا کہ آپ کا اس طرح اہل وعیال کے واجب
نان ونفقہ کے بندوبست کے بغیر جانا درست نہیں
اور اگر آپ چلے گئے تو آپ کا یہ تبلیغی سفر گناہ میں شمار
ہوگا۔ زید نے جواب میں کہا کہ مفتی صاحب یہ توکل ہے
اسی طرح کا توکل کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور خیر القرون کے
زمانے سے ثابت ہے مثلاً ہجرت کے موقع پر حضرت ابوبکر
صدیق رض کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ جانا اور گھر میں کچھ
نہ چھوڑنا اور تبوک کے موقع پر تیس ہزار کے مجمع کا اللہ
کے راستے میں جانا اور پکے ہوئے کھجوروں کا چھوڑنا۔ ان کے
علاوہ اور بھی بہت سے واقعات کتب سیرت میں
ملتے ہیں۔ مفتی صاحب۔ اب دریافت طلب امر
یہ ہے ① کیا یہ توکل کے مفہوم میں آتا ہے ② ان واقعات سے
تبلیغ میں نکلنے پر استدلال درست ہے ③ مفتی صاحب کا
یہ کہنا کہ "آپ کا یہ سفر گناہ کا ہوگا" درست ہے؟

تحقیقی جواب دیکر بندہ کے الجھن کو دور فرمائیں نوازش ہوگی۔

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

۱۔ صورتِ مسئولہ میں زید کا بیوی بچوں کے لئے بقدرِ کفایت نفقہ کا انتظام کیے بغیر سات ماہ کے لئے تبلیغ میں جانا جائز نہیں، اسی طرح ملازمت پیشہ شخص کے لئے تبلیغی جماعت میں جانے کے لئے اتنی رخصتیں لینا بھی درست نہیں کہ ملازمت جاتی رہے، جس کی وجہ سے بیوی بچوں کے واجب حقوق میں کوتاہی ہو۔ اور یہ توکل نہیں بلکہ دین سے ناواقفیت ہے۔ (ماخذہٗ: فتاویٰ دار العلوم کراچی، بتصرف، ۱/۲۹۱)

۲۔ زید کا اس سلسلہ میں صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بعض واقعات سے استدلال کرنا درست نہیں، کیونکہ ان واقعات کا تعلق جہاد سے ہے اور اس وقت جہاد فرض عین تھا، اور جب جہاد فرضِ عین ہوجائے تو اس وقت نہ تجارت جائز ہے، نہ بیوی بچوں کے عام حقوق اس طرح باقی رہتے ہیں جیسے امن واطمینان کی حالت میں ہوتے ہیں، اور نہ جہاد کے سوا کوئی اور ایسا کام جائز ہوتا ہے جو جہاد کے منافی یا اس کی راہ میں رکاوٹ ہو۔ چنانچہ زید نے صحابہ کرامؓ کے عہدِ مبارک کی جتنی مثالیں سوال میں پیش کی ہیں وہ سب اُسی حالت سے متعلق ہیں، غزوۂ تبوک میں جہاد کے فرضِ عین ہونے کا اعلان خود قرآن کریم میں بھی فرمایا گیا تھا، اور آنحضرت ﷺ نے بھی دوٹوک الفاظ میں واضح فرمادیا تھا، تاکہ پکی ہوئی کھیتیاں یا گھر والوں کے مسائل اس فرض عین کی ادائیگی میں مانع نہ ہوسکیں، اس کے باجود آپ ﷺ نے حضرت علیؓ جیسے جانباز صحابی کو حکم دیا کہ وہ مدینہ منورہ میں رہ کر عورتوں، بچوں اور کمزوروں کی دیکھ بھال کریں، حضرت علیؓ کی خواہش تو یہ تھی کہ وہ جہاد کی فضیلت حاصل کریں، لیکن آپ ﷺ کے حکم کی وجہ سے تسلیم ورضا کی خاطر مدینہ منورہ میں رہے اور کمزوروں کی دیکھ بھال کی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ پر بھی حضور اقدس ﷺ کیساتھ ہجرت فرض ہوچکی تھی اور انہوں نے اسی فریضے کو ادا فرمایا، ورنہ عام حالات میں آپ ﷺ نے والدین کی خدمت کو جہاد پر مقدم قرار دیا اور ایسے صحابہ کو لوٹا دیا جو والدین کو روتا چھوڑ کر جہاد کے لئے آئے تھے...... جبکہ تبلیغ عام حالات میں فرضِ عین نہیں، جس کی وجہ سے "حقوقِ واجبہ" ترک کرکے دوسرے شہروں اور ملکوں میں تبلیغ کے لئے جائیں، بلکہ فرض کفایہ ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر مسلمانوں کی ایک معتد بہ جماعت تبلیغ کا کام کسی بھی طریقے سے کررہی ہو تو دوسروں کے فریضے کی ادائیگی کے لئے بھی کافی ہوجاتا ہے۔ (ماخذہٗ: تبویب، فتویٰ بقلم

([illegible]")

حضرت شیخ الاسلام صاحب مد ظلہم)

۳۔ درست ہے۔ واللہ اعلم

الجواب صحیح

محمد سلمان سکھروی عفی عنہ	عبدالرؤف سکھروی
دار الافتاء، جامعہ دار العلوم کراچی	مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
۲۷ رجمادی الثانیہ ۱۴۴۱ھ	۲۷ رجمادی الثانیہ ۱۴۴۱ھ
22-02-2020ء	22-02-2020ء

دار الافتاء

فتویٰ نمبر ۲۱۵۴/۷۱

۱۴۴۱/۶/۲۷

۲۰۲۰/۲/۲۲

مفتی